روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

نمبر ۳۸/۷۳	جمعرات ۱۱ جمادی الاوّل ۱۴۰۹ھ ٭ ۲۲ فتح ۱۳۶۷ہش ۲۲ دسمبر ۱۹۸۸ء	نمبر ۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہم ایک قدم کیا ایک سانس بھی خدا کے فضل کے بغیر نہیں لے سکتے

امن و عافیت کی یہی سبیل ہے کہ انسان خدا کا سچا اور مخلص بندہ بن جائے

" ..... لوگ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بدوں گزارہ نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنا معبود اور مشکل کشا جھوٹ کی نجاست کو ہی سمجھتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جھوٹ کو بتوں کی نجاست کے ساتھ وابستہ کر کے بیان فرمایا ہے۔ یقیناً سمجھو کہ ہم ایک قدم کیا ایک سانس بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں لے سکتے ہمارے جسم میں کیا کیا قویٰ ہیں لیکن کیا ہم اپنی طاقت سے اُن سے کام لے سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

جو لوگ اپنی قوّتِ بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اسکی عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا پھر نتیجہ کے لیے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا یہی حقیقی راہ ہے اور خدا تعالیٰ کی قدر ہے۔ جو لوگ خدا داد قویٰ سے کام نہیں لیتے اور صرف منہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے بلکہ خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں اور اس کی عطا کردہ قوتوں اور طاقتوں کو لغو قرار دیتے ہیں۔ اور اس طرح اسکے حضور شوخی و گستاخی کرتے ہیں ...... یہ ہرگز مناسب نہیں بلکہ جہاں تک ہو سکے اور انسان کے امکان اور طاقت میں ہو رعایت اسباب ضرور کرنی چاہیئے لیکن ان اسباب کو اپنا معبود اور مشکل کشا قرار نہ دے بلکہ ان سے کام لے کر پھر انجام کو تفویض الی اللہ کرے اور اس بات پر سجداتِ شکر بجا لائے کہ خدا نے اسکو وہ طاقتیں اور قویٰ عطا فرمائے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا جب اللہ تعالیٰ کی طرف انسان کھینچا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ میں فنا ہو جاتا ہے تو اس سے وہ کام صادر ہوتے ہیں جو خدائی کام کہلاتے ہیں۔ اور اس پر اعلیٰ سے اعلیٰ انوار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ انسانی کمزوری کا تو کچھ بھی ٹھکانہ نہیں ہے۔ وہ ایک قدم بھی خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید کے بغیر نہیں چل سکتا۔ میں تو یہاں تک یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے مدد نہ ملے تو وہ رفع حاجت کے بعد ازار بند تک بھی باندھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ طبیبوں نے ایک مرض لکھی ہے جس کی کیفیت یہ ہے کہ انسان جب چھینک لے تو اس کے ساتھ ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ یقیناً یاد رکھو کہ انسان کمزوریوں کا مجموعہ ہے ..... انسان کا اپنا تو کچھ بھی نہیں ہے سر سے لیکر پاؤں تک اتنے اعضاء نہیں رکھتا جس قدر اس کو امراض لاحق ہوتے ہیں۔ جب وہ اتنی کمزوریوں کا نشانہ اور مجموعہ ہے تو پھر اس کیلئے امن و عافیت کی یہی سبیل ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا معاملہ صاف ہو اور وہ اس کا سچا اور مخلص بندہ بن جائے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ صدق کو اختیار کرے۔ جسمانی نظام کی کل بھی صدق ہی ہے۔ جو لوگ صدق کو چھوڑ دیتے ہیں اور خیانت کر کے جرائم کو پناہ میں لانے والی سپر کذب کو خیال کرتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں "

(ملفوظات جلد اوّل (جدید) صفحہ ۲۴۵-۲۴۴)

اخبارِ احمدیہ

برادرم مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب مربی انچارج سوئٹزرلینڈ کے بارہ میں تازہ اطلاع یہ ہے کہ پورٹ لینڈ امریکہ میں آخری چیک اپ پر ڈاکٹری مشورہ یہ دیا گیا ہے کہ دوسری مرتبہ اپریشن نہ کروایا جائے اور ادویہ وغیرہ سے علاج جاری رکھا جائے۔ احباب سے درخواست ہے کہ موصوف کی کامل شفایابی کیلئے خصوصی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جہلمی صاحب موصوف کو بیماری سے نجات دے اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین۔

(چوہدری مبارک مصلح الدین احمد
وکیل المال (ثانی) ربوہ)

صدقات تقدیر کو بدل دیتے ہیں

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے صدقہ کی تحریک

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں:
" ... اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے "

فضل عمر ہسپتال خدمت خلق کی قابلِ رشک تاریخ کا مالک ہے۔

اس ہسپتال کے مستحق مریضوں کے مفت علاج کے لیے صدقہ کی رقوم ارسال فرما کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

" یاد رکھو جب کوئی قوم تباہ ہونے کو آتی ہے تو پہلے اس میں جہالت پیدا ہوتی ہے اور وہ دین جو انہیں سکھایا گیا تھا اسے بھول جاتے ہیں جب جہالت پیدا ہوتی ہے تو اس کے بعد یہ مصیبت اور بلا آتی ہے کہ اس قوم میں تقویٰ نہیں رہتا اور اس میں فسق و فجور اور ہر قسم کی بدکرداری شروع ہو جاتی ہے اور آخر اللہ تعالیٰ کا غضب ایسی قوم کو ہلاک کر دیتا ہے کیونکہ تقویٰ اور خدا ترسی علم سے پیدا ہوتی ہے "

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳۰۲ صفحہ ۳۰۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر مسعود احمد نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دار النصر غربی ربوہ سے شائع کیا۔
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۲؍ فتح ۱۳۶۷ ہش ۲۲؍ دسمبر ۱۹۸۸ء

نیک ہو اور نیک بناؤ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ملفوظات سے پتہ چلتا ہے کہ جب بھی لوگ دستی بیعت کرکے واپس اپنے گھروں کو جانا چاہتے حضور انہیں اس بات کی تلقین فرماتے کہ اب آپ کی زندگی کو ایک نیا رُخ اختیار کرنا چاہیئے۔ آپ اس طرح بدلیں کہ دیکھنے والے ازخود یہ محسوس کریں کہ یہ شخص تو پہلے سے بہت مختلف ہے اور بہتر ہے۔ آپ کی اس بہتری کو دیکھ کر لوگ آپ جیسی زندگی گزارنا چاہیں۔ حضور اس بات کو بار بار دہراتے اگر بیعت کے بعد زندگی بدل نہ جائے اور پہلے سے بہتر نہ ہوجائے تو بیعت کا کوئی فائدہ نہیں۔

حضور کے ملفوظات میں وہ تمام باتیں موجود ہیں جن سے بیعت کے بعد انسان اپنی زندگی بدل سکتا ہے۔ ہمیں کیا کرنا چاہیئے اور ہمیں کیا نہیں کرنا چاہیئے یہ ساری باتیں حضور نے بارہا بیان فرمائیں۔ اور یہ سب باتیں ملفوظات میں محفوظ ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک زندگی کے بدلنے کا تعلق ہے حضور کے ملفوظات یوں دل میں اترتے چلے جاتے ہیں کہ اگر انسان انہیں سوچ سمجھ کر پڑھے اور اپنے دل میں خوفِ خدا پیدا کرے تو حضور کی پُر معارف باتیں اتنی جلدی زندگی کو بدل سکتی ہیں کہ انسان خود ہی حیران رہ جائے۔ ہم الفضل کے پہلے صفحہ پر حضور اقدس کے ارشادات قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ قارئین ان ارشادات کو سوچ سمجھ کر پڑھیں اور ان میں بیان کردہ تمام امور کو اپنی زندگی پر وارد کریں بلکہ اپنے احمدیہ ماحول میں ان باتوں کو رواج دینے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ کیونکہ یہ بات کافی نہیں کہ انسان اپنی زندگی کو بہتر بنالے۔ اگرچہ بنیادی بات یہی ہے لیکن خود بہتر بن کر جب تک دوسروں کو بہتر نہ بنایا جائے معاشرہ سدھر نہیں سکتا۔ اور جو لوگ اپنے آپ کو بہتر بنا چکے ہیں ان کے متعلق بھی یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کب تک اس بہتری کی حالت میں رہ سکیں گے۔ اسی لئے یہ بات حضور اقدس نے بار بار بیان فرمائی کہ نیک لوگوں کی معیت میں وقت گزارا جائے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

پاکستان کے سارے شہری جاگیں اور جگائیں
ظالم اور مظلوم کو اپنے ہاتھوں آپ بچائیں
جو مظلوم ہو اس کی داد رسی ہو اپنا کام
ظالم کے ہاتھوں کو روکیں اور اُسے سمجھائیں

(ابو الاقبال)

اب نہیں طاقت

باوجود اس کے کہ ہیں میری خطائیں بے شمار
میرے مولیٰ کی رہیں مجھ پر عطائیں بے شمار

دورہائے کرب بھی ہم پہ بہت گزرے مگر
ہم نے ہی ٹلتے بھی دیکھی ہیں بلائیں بے شمار

حسن کے جلوے فقط بہرِ نکوکاراں نہیں
ہم گنہگاروں نے دیکھی ہیں ادائیں بے شمار

چھوٹی چھوٹی بات پہ وہ کیوں خفا ہونے لگے
یاد کیا ان کو نہیں میری وفائیں بے شمار

ہم رہِ جاناں کے راہی دار پر کھینچے گئے
عشق میں ان کے سہیں ہم نے جفائیں بے شمار

ذکر کیا غیروں کا وہ تو غیر ہیں پر میری جاں
آپ تو نہ اس طرح چرکے لگائیں بے شمار

ناتوان و مضمحل ہیں ہجر کے مارے ہوئے
اب نہیں طاقت کہ ہم صدمے اٹھائیں بے شمار

نہ جواب اس کو ملے تو ٹوٹ سا جاتا ہے پھر
ایسا انساں جس نے مانگی ہوں دُعائیں بے شمار

جی کبھی کرتا ہے کہ دامن پکڑ کے یار کا
اپنی منوائیں فقط اپنی سُنائیں بے شمار

دیکھئے کب لوٹ کر آتی ہیں ہو کے کامیاب
عرش پر پہنچی ہیں جو مضطر صدائیں بے شمار

میرے عیبوں کی نہ کیجو مالکا پردہ دری
ڈال دیجو مجھ پہ غفراں کی رِدائیں بے شمار

مَیں بھی ان کی ہوں مجھے بھی ان سے کچھ حصّہ ملے
میرے آقا نے جو مانگی تھیں دُعائیں بے شمار

(صاحبزادی امۃ القدوس ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان باللہ کے 6 فوائد

از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

خدا کا عقیدہ حقائق الاشیاء کی تحقیق میں ممد ہے

چوتھا بڑا فائدہ جو ایمان باللہ سے دنیا کو حاصل ہو سکتا ہے یہ ہے کہ خدا کا عقیدہ حقائق الاشیاء کی تحقیق میں بہت ممد و معاون ہے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص اس دنیا کو بغیر کسی خالق و مالک کے یقین کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ یہ دنیا محض کسی اتفاق کا نتیجہ ہے یا یہ خیال کرتا ہے کہ کسی ابتدائی سادہ اور ادنیٰ حالت سے جس کے آغاز کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا یہ سارا کارخانۂ عالم آہستہ آہستہ ارتقاء کے اندھے قانون کے ماتحت اپنی موجودہ شکل و صورت کو پہنچا ہے وہ کبھی بھی حقائق الاشیاء اور قانون نیچر کی دریافت میں اس شوق و ذوق اور امید کے ساتھ منہمک نہیں ہو سکتا جو اس معاملہ میں ایک مومن باللہ کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ ایک خدا پر ایمان لانے والے شخص کا دل اس یقین و ایمان سے پُر ہوتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز میرے خدا کی پیدا کردہ ہے اور یہ کہ خدا نے ہر چیز کو ایک خاص غرض و غایت کے ماتحت پیدا کیا ہے اور اس لئے دنیا کی کوئی چیز بھی عبث اور باطل نہیں بلکہ اپنی اپنی خلقت کی غرض و غایت کے ماتحت اپنے اپنے مفوضہ کام کو سرانجام دے رہی ہے اور ظاہر ہے کہ یہ یقین حقائق الاشیاء کی تحقیق کے معاملہ میں انسان کے اندر ایک خاص شوق و ذوق اور امید ورجا کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے جو بغیر اس کے کبھی بھی حاصل نہیں ہو سکتی اور یہ کیفیت دنیا کی علمی ترقی کے لئے ایک عظیم الشان سہارے کا کام دیتی ہے اس کے مقابل پر اگر ایک شخص خدا کا منکر ہے اور اس دنیا کو محض اتفاق کا نتیجہ قرار دیتا ہے تو وہ کبھی بھی حقائق الاشیاء کی دریافت میں اس شوق اور امید کے ساتھ منہمک نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اپنے عقیدہ کے ماتحت اس بات کا امکان تسلیم کرتا ہے کہ ایک چیز صرف کسی اتفاقی تغیر کا نتیجہ ہو یا یونہی کسی اندھے قانون کے چکر میں آ کر رونما ہو گئی ہو اور اگر کبھی ایسا شخص علمی ترقی کے خیال سے کسی چیز کے حقائق کی دریافت شروع بھی کرتا ہے تو پھر بھی وہ ہرگز اس استقلال و ہمت کے ساتھ اس کام کو سرانجام نہیں دے سکتا جو ایک مومن باللہ کو میسر ہو سکتے ہیں بلکہ اس کا دل ہر ناکامی پر اس طرف مائل ہونے لگے گا کہ اب کسی مزید کوشش اور توجہ کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ یہ خیال کرے گا کہ ممکن ہے کہ اس چیز میں کوئی خاص بات قابلِ دریافت ہو ہی نہیں۔ لیکن ایک خدا پر ایمان لانے والا شخص خواہ کتنی بھی ناکامیاں دیکھے وہ اس یقین سے کبھی بھی متزلزل نہیں ہوگا کہ اس چیز میں ضرور کوئی خاص حکمت اور غرض و غایت ہے کیونکہ میرے خدا نے اسے یونہی عبث نہیں پیدا کیا۔ اور اس یقین کے نتیجے میں وہ لازماً اپنی ہر ناکامی کو اپنی کوشش کی کمی یا طریقِ تحقیق کی غلطی کی طرف منسوب کرے گا اور ہمت نہیں ہارے گا۔

الغرض یہ ایک بیّن حقیقت ہے کہ خدا کا عقیدہ دنیا میں حقائق الاشیاء کی تحقیق میں ایک نہایت مضبوط سہارے کا کام دیتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ ہم عملاً دیکھتے ہیں کہ حقائق الاشیاء یعنی سائنس کے مختلف شعبوں کی تحقیق میں خدا کو ماننے والے اور نہ ماننے والے سب ایک ہی طرح دلچسپی لیتے ہیں اور خدا کا عقیدہ اس معاملہ میں ہرگز کوئی امتیاز نہیں پیدا کرتا بلکہ برخلاف اس کے اس قسم کے محققین زیادہ تر یورپ و امریکہ میں پائے جاتے ہیں جہاں دہریت کے خیالات بلادِ مشرقی کی نسبت زیادہ رونما ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ خیال ایک سراسر دھوکے پر مبنی ہے کیونکہ یورپ و امریکہ کے لوگ مذہبًا دہریہ نہیں ہیں۔ بلکہ خدا کو مانتے ہیں اور خواہ ان کا ایمان کیسا ہی ناقص اور کمزور سمجھا جائے وہ بہرحال خدا کے منکرین میں سے نہیں سمجھے جا سکتے اور یہ بات ان کے مسلّمہ معتقدات میں داخل ہے کہ ہر چیز خدا کی پیدا کردہ ہے۔ پس فی زمانہ حقائق الاشیاء کے علم میں ان کا بڑھا ہوا ہونا ہرگز موجب اعتراض نہیں ہو سکتا۔ باقی رہا یہ امر کہ ان میں دہریوں کی تعداد نسبتاً زیادہ ہے سو یہ بھی ایک خیالی ہی خیال ہے کیونکہ جب تک اعداد و شمار سامنے نہ ہوں اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بالکل ممکن ہے کہ بلادِ مشرقی میں مغرب کی نسبت دہریہ خیال کے لوگ زیادہ ہوں۔ بہرحال جب تک کوئی بات ثابت نہ ہو اس پر کسی دعویٰ کی بنیاد کیونکر رکھی جا سکتی ہے۔

علاوہ ازیں ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ چونکہ مغرب کے لوگ ظاہری علوم میں زیادہ ترقی یافتہ ہیں اس لئے ان کے سارے خیالات خواہ وہ انفرادی ہوں یا قومی دنیا کے سامنے آ جاتے ہیں لیکن اس کے مقابلہ میں مشرقی ممالک میں بوجہ تعلیم کی کمی کے لوگوں کے انفرادی خیالات دنیا کے سامنے بہت کم آتے ہیں اور علم النفس کے مسئلہ کے ماتحت یہ بھی ممکن ہے کہ بعض صورتوں میں مشرقی لوگ خود بھی اپنے خیالات کو اچھی طرح نہ سمجھتے ہوں کیونکہ تعلیم کی کمی کی وجہ سے ان لوگوں میں ذہنی محاسبہ کی عادت بہت کم ہے۔ پس بالکل ممکن ہے کہ باوجود دہریت کے خیالات سے متاثر ہونے کے وہ اپنی اس حالت کو عموماً محسوس نہ کرتے ہوں مگر یورپ و امریکہ میں یہ بات نہیں کیونکہ وہاں تعلیم کی زیادتی کی وجہ سے ہر شخص ذہنی محاسبہ کی عادت رکھتا ہے اور اسلئے اسکا ہر ذہنی تغیر اس کے سامنے آتا رہتا ہے اندریں حالات یہ بات ہرگز غیر ممکن نہیں کہ مغرب میں باوجود دہریوں کی تعداد تھوڑی ہونے کے وہ زیادہ نظر آتے ہوں اور مشرق میں باوجود ان کی تعداد زیادہ ہونے کے وہ تھوڑے نظر آتے ہوں ہوں۔ پس جب تک یہ ثابت نہ کیا جائے کہ یورپ و امریکہ میں دہریوں کی تعداد مشرقی ممالک کی نسبت سے واقعی زیادہ ہے اس وقت تک صرف ایک عامیانہ اعتراض کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ لیکن اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ مغرب میں دہریوں کی تعداد نسبتاً زیادہ ہے تو پھر بھی کوئی جائے اعتراض نہیں کیونکہ ہر وہ شخص جو یورپ و امریکہ کی تاریخ کا ذرا بھی مطالعہ رکھتا ہے جانتا ہے کہ ان ممالک میں دہریت کے خیالات ان کی علمی ترقی کے آغاز کے بعد پیدا ہوئے ہیں۔ پس اگر بلادِ غربی میں دہریت کا اثر مشرق کی نسبت واقعی زیادہ ہے تو زیادہ سے زیادہ یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ علمی ترقی دہریت کا باعث ہوئی ہے نہ یہ کہ دہریت کے اثر نے علمی ترقی کی طرف میلان پیدا کیا ہے یا یہ کہ خدا کا انکار خدا پر ایمان لانے کی نسبت علمی ترقی کا زیادہ شوق پیدا کرتا ہے۔ پس اعتراض بہرحال باطل ہوا۔

علمی ترقی دہریت کا باعث کیوں

اگر اس جگہ کسی کو یہ خیال پیدا ہو کہ پھر علمی ترقی دہریت کا کیوں باعث ہوئی ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ علمی ترقی حقیقتاً دہریت کا باعث ہوئی ہے یا ہو سکتی ہے بلکہ حق یہ ہے کہ اس معاملہ میں لوگوں کو ایک سخت دھوکا لگا ہے جس کی وجہ سے انہوں نے ایک سراسر غلط نتیجہ نکال لیا ہے۔ بات یہ ہے کہ علمی ترقی کے نتیجہ میں لازماً ایک بیداری پیدا ہوتی ہے اور وہ جمود جو جہالت کا نتیجہ ہوا کرتا ہے زندگی کی حرکت سے بدلنا شروع ہو جاتا ہے اور اس حرکت کے نتیجے میں بعض لوگ جن کا ذہنی نشوونما صحیح طور پر ترقی یافتہ نہیں ہوتا یا جو گردوپیش کے حالات سے متاثر ہو کر یا کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو کر غلط راستہ پر چل پڑتے ہیں ان کے واسطے یہی بیداری اور یہی زندگی کی حرکت ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں جہالت اور لاعلمی کی تاریکیوں میں گھرے ہوئے لوگ چونکہ بوجہ اپنے جمود کے ایک ہی جگہ ٹھہرے رہتے ہیں اس لئے ان کو غلط راستہ پر پڑنے کا کوئی موقعہ پیش ہی نہیں آتا۔ کسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاعر نے کہا ہے :- ؎

گرتے ہیں شہسوار ہی میدانِ جنگ میں
وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ شہسوار کی شہسواری اسے گراتی ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ چونکہ شہسوار کو گرنے کے مواقع پیش آتے رہتے ہیں۔ اس لئے وہ کبھی کبھی گر جاتا ہے۔ پس اگر یورپ و امریکہ میں دہریت کا اثر زیادہ ہے تو اس کی سوائے اس بات کے اور کوئی وجہ نہیں کہ علمی ترقی نے ان کی جمود کی حالت کو زندگی کی حرکت سے بدل دیا ہے یعنی پہلے وہ خوابِ غفلت میں پڑے ہوئے ایک ہی جگہ ٹھہرے ہوئے تھے مگر اب ہوشیار ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور چلنے پھرنے لگ گئے ہیں جس کے نتیجے میں لازماً وہ اگر ترقی کر رہے ہیں تو اُن میں سے بعض لوگ بھٹک بھی رہے ہیں ٹھوکریں بھی کھاتے ہیں گرتے بھی ہیں مگر ظاہر ہے کہ یہ علم کا قصور نہیں اور نہ علم اس کا باعث ہے بلکہ یہ علم کے غلط استعمال کا جس میں بعض لوگ مبتلا ہو جایا کرتے ہیں ایک طبعی نتیجہ ہے لیکن اس کے مقابل میں جو قوم مطلقاً علم کا استعمال ہی نہیں کرتی وہ جیسا کہ صحیح استعمال کی برکات سے محروم ہوتی ہے اسی طرح غلط استعمال کے بدنتائج سے بھی محفوظ رہتی ہے اور یہی حال اس وقت یورپ و امریکہ کے مقابلہ میں بلادِ مشرق کا ہے۔ پس بہرحال یورپ و امریکہ کی حالت کو ہمارے دعویٰ کی تردید میں پیش کرنا ہرگز درست نہیں ہو سکتا۔

دہریوں میں تحقیق کا شوق کیوں

باقی رہا یہ سوال کہ دہریوں میں بھی حقائق الاشیاء کی تحقیق کا شوق رکھنے والے کیوں پائے جاتے ہیں۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے ہرگز یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اس قسم کی علمی تحقیق کا شوق صرف خدا کے عقیدہ سے ہی پیدا ہو سکتا ہے اور دنیا کی اور کوئی چیز اس کا باعث نہیں ہوتی بلکہ ہم تو اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ دنیا میں بہت سی چیزیں اس قسم کا شوق اور میلان پیدا کرنے کا موجب ہوتی ہیں۔ پس اگر ایک دہریہ دوسرے موجبات سے متاثر ہو کر اس شوق میں لگ جائے تو ہرگز قابلِ اعتراض نہیں ہمارا دعویٰ تو صرف یہ ہے کہ خدا کا عقیدہ حقائق الاشیاء کی تحقیق میں خاص طور پر ممد و معاون ہوتا ہے اور اگر دوسرے حالات برابر ہوں تو ایک مومن باللہ یقیناً ایک کافر باللہ کی نسبت حقائق الاشیاء کی دریافت میں زیادہ طبعی جوش رکھنے والا۔ زیادہ شائق۔ زیادہ پُر امید زیادہ مستقل مزاج اور زیادہ باہمت ثابت ہوگا۔ کیونکہ وہ دنیا کی ہر چیز کو ایک خاص غرض و غایت کے ماتحت پیدا شدہ یقین کرتا ہے اور دہریہ کو یہ یقین حاصل نہیں اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کوئی عقلمند انکار نہیں کر سکتا۔

خدا کا عقیدہ اطمینانِ قلب پیدا کرتا ہے

پانچواں بڑا فائدہ جو خدا کے عقیدہ سے دنیا کو حاصل ہو سکتا ہے یہ ہے کہ خدا پر ایمان لانا انسان کے دل میں ایک اطمینان کی حالت پیدا کر دیتا ہے اور یہ اطمینانِ قلب زندگی کے ہر شعبے میں انسان کے کام آتا ہے بلکہ حق یہ ہے کہ دنیا کا کوئی کام بھی ایسا نہیں جو اطمینانِ قلب کے بغیر خیر و خوبی کے ساتھ سرانجام پا سکے۔ ایک دہریہ کا دل ہمیشہ بے اطمینانی اور بے چینی اور عدم یقین کے خیالات کا شکار رہتا ہے اور اسے کبھی بھی اپنی حالت پر بشرطیکہ وہ ایک صاحبِ شعور اور مذہبی مذاق کا آدمی ہو اطمینان نہیں ہوتا بلکہ ہر وقت اس کے دل میں ایک دُبدھا اور خلش لگی رہتی ہے کہ ممکن ہے میری تحقیق غلط ہو اور میرے اوپر واقعی کوئی خالق و مالک موجود ہو۔ دراصل دہریت چونکہ حقیقتاً ایک محض منفی علم ہے اور اس کی بنیاد کسی حقیقی اثباتی دلائل پر واقع نہیں یعنی عموماً ایک دہریہ یہ نہیں کہتا اور نہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے یقیناً معلوم کر لیا ہے کہ کوئی خدا نہیں ہے بلکہ وہ صرف اس حد تک رہتا ہے کہ میرے پاس خدا کے موجود ہونے کا کوئی ثبوت نہیں اور نیز اس کی فطرت بھی اپنی گہرائیوں میں دہریت کو قبول نہیں کرتی اس لئے اس کے دل میں اپنے اس عقیدہ کے متعلق یقین اور اطمینان کی حالت کبھی بھی پیدا نہیں ہوتی اور اس کی فطرت اور نورِ عقل اور گردوپیش کے حالات اس کے دل میں ایک بے چینی کی کیفیت پیدا رکھتے ہیں اور یہ بے چینی اس کی زندگی کو مضطرب اور اس کے خیالات کو پریشان کر دیتی ہے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دنیا کے کسی کام میں بھی یکسوئی اور اطمینان نہیں پاتا۔

اس کے مقابلہ میں خدا کا عقیدہ چونکہ ایک زبردست اثباتی بنیاد پر قائم ہے اور فطرتِ انسانی بھی اس میں اطمینان پاتی ہے اس لئے ایک مومن باللہ کو ہمیشہ جمعیتِ خاطر اور یکسوئی حاصل رہتی ہے اور اس کے لئے کوئی حالتِ منتظرہ باقی نہیں رہتی جو اسے پریشان رکھے اور وہ اپنے ہر کام میں اپنی حالتِ مطمئنہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ علاوہ ازیں ایک دہریہ کو یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ شائد کوئی خدا ہو اور میں اس کا انکار کر کے یونہی نقصان اٹھاؤں اور یہ اندیشہ اس کے دل کو مضطرب رکھتا ہے لیکن اگر بالفرض ایک مومن باللہ کو یہ خیال پیدا بھی ہو کہ شائد کوئی خدا نہ ہو تو پھر بھی اس کے اندر کوئی اضطراب پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اگر کوئی خدا نہ ہوا تو پھر بھی میرے لئے کوئی خطرہ نہیں۔ الغرض جس طرح بھی دیکھا جائے خدا کا عقیدہ اطمینانِ قلب کا موجب ہوتا ہے اور خدا کا انکار بے چینی اور پریشانی اور عدم یقین کا باعث۔ اور اسی لئے قرآن فرماتا ہے۔

"یعنی اے لوگو! اس بات کو خوب اچھی طرح سن لو کہ دل کا اطمینان صرف خدا کے ذکر سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔"

اور چونکہ انسان کے ہر کام میں اطمینانِ قلب کی ضرورت ہے اور دنیا کا کوئی کام بھی ایسا نہیں جو اس اطمینان کے بغیر کامل طور پر سرانجام پا سکے اس لئے ثابت ہوا کہ خدا کا عقیدہ اس رنگ میں بھی دنیا کی ترقی و بہبودی میں بہت بڑا دخل رکھتا ہے۔

خدا کے عقیدہ سے اخلاق کا معیار قائم ہوتا ہے

چھٹا بڑا فائدہ جو خدا پر ایمان لانے کے نتیجہ میں دنیا کو حاصل ہو سکتا ہے یہ ہے کہ خدا کا عقیدہ دنیا میں اخلاق کا معیار قائم کرنے کا موجب ہے جو اس کے بغیر کبھی بھی قائم نہیں ہو سکتا۔ علم الاخلاق جسے انگریزی میں ایتھکس (ETHICS) کہتے ہیں اس کے جاننے والے اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ اخلاق کا کوئی معیار قائم کرنا کس قدر مشکل کام ہے بلکہ حق یہ ہے کہ اس فن کے ماہرین نے بڑی بڑی بحثیں کر کے اور بڑی دماغ سوزی کے بعد جو تعریف نیکی کی کی ہے اور جو معیار اخلاق کا قائم کیا ہے اس میں اس قدر اختلاف ہے کہ عقل حیران ہوتی ہے۔ کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ۔ اور سب ایک دوسرے پر اعتراض کرتے ہیں اور نتیجہ دیکھو تو کچھ بھی نہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں اگر ہم ایمان باللہ کے دائرہ میں داخل ہو کر غور کریں تو بات بالکل صاف ہو جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان خود بخود اپنے آپ سے نہیں ہے کہ اس کے اخلاق کے معیار کے لئے ہمیں اپنی طرف سے کسی سوچ بچار اور غور و فکر کی ضرورت ہو۔ اور ہم اس بات کی تلاش میں اپنی توجہ صرف کریں کہ اس کے لئے کون سا فعل اور کون سا طریق اچھا سمجھا جانا چاہیئے بلکہ وہ ایک بالاہستی کا پیدا کردہ ہے اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں انسان کے لئے اس بالاہستی کے سوا اور کوئی نمونہ قابلِ تقلید نہیں ہو سکتا اور اس کے اخلاق کا معیار سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ اپنے آپ کو اپنے خالق و مالک کی صفات کے رنگ میں رنگین کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یعنی "اے لوگو! تم اپنے اخلاق کو خدا کے اخلاق کے مطابق بناؤ۔"

خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی صفات کا ظل بنا کر پیدا کیا ہے اور جملہ صفات (سوائے ان صفات کے جو الوہیت کے لئے مخصوص ہیں) انسان کی فطرت کے اندر ایک چھوٹے اور محدود پیمانہ پر بطور تخم کے ودیعت کر دی ہیں اور پھر ان فطری تخموں کی صحیح آبپاشی اور صحیح پرورش اور ترقی کے لئے اس نے اپنے پاک بندوں کے ذریعہ اپنی طرف سے وقتاً فوقتاً ایک ضابطۂ عمل نازل فرمایا ہے جسے شریعت کہتے ہیں اور یہی وہ معیارِ اخلاق ہے جو دنیا کی حقیقی اصلاح اور ترقی کا موجب ہو سکتا ہے اور اس کے بغیر کوئی اور معیار تلاش کرنا اپنی محنت کو ضائع کرنا ہے۔

خوب سوچ لو کہ اخلاق کا کوئی صحیح معیار اس کے بغیر قائم نہیں کیا جا سکتا کہ انسان اپنے خالق و مالک کی صفات و اخلاق کے ساتھ اپنے آپ کو متصف کرے جس کی عملی صورت یہ ہے کہ جو فطری جذبات انسان کے اندر پائے جاتے ہیں اور جو خود اپنی ذات میں خدا کی ہستی کی ایک دلیل ہیں کیونکہ وہ خدا کی صفات کا ظل ہیں ان کا بموجب احکامِ شریعت صحیح استعمال کر کے خدا کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کی جائے مثلاً محبت ایک فطری جذبہ ہے اور اس کا صحیح استعمال یعنی ایسا استعمال جو خدا کے رنگ میں انسان کو رنگین کر دے ایک اعلیٰ خلق ہے۔ وفاداری ایک فطری جذبہ ہے اور اس کا صحیح استعمال ایک اعلیٰ خلق ہے۔ رحم ایک فطری جذبہ ہے اور اس کا صحیح استعمال ایک اعلیٰ خلق ہے۔ غضب ایک فطری جذبہ ہے اور اس کا صحیح استعمال ایک اعلیٰ خلق ہے۔ غیرت ایک فطری جذبہ ہے اور اس کا صحیح استعمال ایک اعلیٰ خلق ہے۔ اور اسی طرح اور بہت سے

(باقی صہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد نور اللہ مرقدہٗ کے خطبہ جمعہ کا اقتباس

اپنے خدا کی طرف رجوع کر کے اسکے حضور توبہ کرنی چاہیئے

"قرآن کریم بھرا ہوا ہے انذار سے اور تبشیر سے اس وقت میں اس کی ایک مثال دیتا ہوں

۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں

...... ایک انذاری پہلو یہ بھی بتایا کہ بعض دفعہ ایک انسان خود تو ایمان رکھتا ہے اپنے دل میں اور اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور بشارتوں کا مستحق ہوتا ہے لیکن اس کے اہل اس کیلئے فتنہ بنتے اور صراط مستقیم سے اسے دور لے جانے والے بن جاتے ہیں۔ اس واسطے کسی ایک شخص کا یہ کہنا کہ میں صراط مستقیم پر قائم ہو گیا ہوں، یہ کافی ہے؟ یہ اس لئے کافی نہیں کہ جو قریب ترین فتنہ اس کی زندگی میں ہے وہ اس کے گھر میں موجود ہے! اس واسطے آئندہ نسلوں کی صحیح تربیت کرنا ان نسلوں کی بھلائی میں بھی ہے اور اپنی بھلائی بھی یہی تقاضا کرتی ہے کہ انسان فتنے سے اپنے آپ کو بچائے اور خدا کے غضب سے محفوظ رہنے کی کوشش کرے اور جو پیار اسے حاصل ہوا وہ پیار اسے اور اس کے خاندان کو مرتے دم تک اس دنیا میں حاصل رہے تا خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں گزرنے والی ابدی زندگی کے وہ مستحق بنیں۔

قرآن کریم میں ایک جگہ ہے ..... حکم تھا کہ خود اپنے نفسوں کو اور اپنے اہل کو بچاؤ، ان کی حفاظت کی کوشش کرو اور یہاں وہ طریقہ بتایا گیا (اس آیت میں بشارت ہے) اور اس کی ابتداء یوں ہے کہ خدا تعالےٰ کی طرف خالص رجوع کرو۔ توبہ کرو اور توبہ پر قائم رہو۔ توبہ زندگی کے چند لمحات کی کیفیت کا نام نہیں۔ توبہ ساری زندگی کے سارے ہی لمحات کی ایک خاص کیفیت کا نام ہے خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس کی طرف جھکتے ہوئے، غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے ندامت سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ عاجزانہ اس سے مغفرت چاہتے ہوئے زندگی گزارنا اس کا نام ہے توبہ۔ اس کی دو شاخیں ہیں آگے عقیدۃً اور عملاً، دونوں اسمیں شامل ہیں یعنی خدا تعالیٰ کا عرفان رکھنا اور اس کی عظمتوں اور اس کے نور کو اس کے حسن کو سمجھتے ہوئے اور شناخت کرتے ہوئے اور اس سے دوری کے مضرات اور برائیوں کو جانتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش کرنا۔ یہ عقیدۃً توبہ ہے یعنی آدمی کا یہ عقیدہ ہو کہ اگر میں خدا سے کٹ گیا اور توبہ کا تعلق میرا اس سے نہ ہوا تو میں ہلاک ہو گیا۔

...... ہر آن اپنے خدا کی طرف رجوع کر کے اس کے حضور توبہ کرنی چاہیئے۔ اور ہر آن خدا کے فضل کو حاصل کر کے اپنی غفلتوں کو مٹاتے چلے جانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تو بشارت یہ دی کہ توبہ کرو گے تمہاری بدیوں کو مٹا دیا جائے گا۔ یہ نفی پہلو ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کا ایک یہ پہلو ہے یعنی صاف کر دی جائے گی زمین بدیوں سے اور دوسرا یہ کہ تمہارے لئے جنت کا سامان پیدا کیا جائے گا۔ قرآن کریم سے ظاہر ہے کہ جنت دو ہیں۔ ایک اس زندگی کی جنت ایک مرنے کے بعد کی جنت۔ اس زندگی میں بھی جنت جیسی کیفیات پیدا ہو جائیں گی تمہارے گھروں میں اور وہ ابدی زندگی جو مرنے کے بعد انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ وہ بھی جنتی زندگی ہوگی۔ جنت سے باہر خدا تعالیٰ کے غضب کی جہنم میں رہنے والی زندگی نہیں ہوگی۔

تیسرے اس بشارت والی آیت میں اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا کہ ہر بدی رسوائی ہے بے عزتی ہے اور سب سے بڑی رسوائی وہ ہے جو حقارت کی نگاہ انسان دیکھے اپنے لئے اپنی رب کی آنکھ میں"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۸۲ء ص۲-۳)

بازیافتہ گھڑی

خاکسار کو ایک کلائی کی گھڑی گری پڑی ملی ہے جن صاحب کی ہو وہ پتہ ذیل سے حاصل کر لیں۔

(عبدالرحمٰن شاکر ۳۲/۵۴ دارالعلوم شرقی ربوہ)

قابل غور

ہو سکتا ہے ان کی بے تکلفی ہو۔ اگرچہ بے تکلفی کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ ہونی چاہیئے نا! آپ یقیناً اس بات سے اتفاق کریں گے کہ ہونی چاہیئے۔ کم از کم یہ تو ہو کہ بے تکلفی کو نجی محفلوں تک محدود رکھا جائے۔ لیکن جب لوگ کسی محفل میں بیٹھے ہوں تو بے تکلفی کا تکلف نہیں ہونا چاہیئے۔ گذشتہ دنوں کسی شہر میں ایک چھوٹی سی محفل میں شرکت کا موقع ملا۔ حاضرین کی تعداد تو پانچ چھ ہی تھی لیکن تھے یہ لوگ اپنے اپنے شعبہ میں کسی اچھے ہی مقام کے حامل۔ سوائے میرے کہ میں ایک کمزور سا انسان ہوں البتہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ کسی نہ کسی رنگ میں دین کی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

ایک محترم بزرگ دنیا کے چوٹی کے علماء میں سے تھے۔ دنیا کے چند گنے چنے لوگوں میں سے۔ اور ان میں بھی ان کا مقام خاصا اونچا ہے۔ ہم سب تو انہیں "آپ" "آپ" کہہ کر بات کر رہے تھے۔ ان کے ایک بے تکلف دوست انہیں "تو" بلکہ "توں" کہہ کر بات کر رہے تھے نہ جانے کیوں مجھے اس بے تکلفی کا بالکل مزہ نہ آیا۔ خاص طور پر اس لئے بھی کہ یہ دنیا کا بہت بڑا عالم جب اپنے بے تکلف دوست سے بات کرتا تھا تو انہیں "آپ" کہہ کر مخاطب کرتا تھا۔ ایک تو دونوں کا فرق۔ فرق نمایاں۔ اور دوسرے جو ادب کا حقدار تھا اسے "توں توں" اور جو توں توں کا حقدار تھا اسے "آپ"، کچھ زیادہ مزہ نہ آسکا جب اس مختصر سی محفل کے اختتام پر کمرے سے باہر نکلا اور سڑک پر آیا تو ایک بزرگ والدہ اور اس کا چار پانچ سال کا بچہ چلے جا رہے تھے۔ بچہ کہہ رہا تھا۔ امی جب میں سکول سے واپس آتا ہوں تو آپ سے باتیں کر کے مجھے بڑا لطف آتا ہے۔ اور امی کہہ رہی تھیں۔ بیٹا آپ بہت اچھے ہیں۔ آپ گھر سے باہر ہوتے ہیں تو میں آپ کا انتظار کرتی رہتی ہوں۔

میں نے سوچا کہ گفتگو کا رواج کتنا بدل گیا ہے۔ اب تو سب لوگ اپنے بچوں کو بھی چاہے وہ ننھے منھے ہی ہوں۔ آپ کہہ کر پکارتے ہیں۔ اس بات کا نتیجہ ہے کہ بچے بھی "آپ" کہنا سیکھ جاتے ہیں۔ اور اگر ہم بچوں کو بھی آپ کہہ کر پکارتے ہیں تو پھر یہ بے تکلفی کیسی ہوئی کہ ہم دنیا کے چوٹی کے عالموں میں سے ایک کو "توں توں" کہہ کر پکاریں۔ توں کتھوں آیاں ایں۔ توں کتھے جاناں ایں۔

ہے نا بات قابل غور۔ آپ اس پر غور کریں۔ غور اس بات پر بھی کریں کہ میں اس محفل میں کیوں نہ کہہ سکا کہ ہمارے اس بزرگ کو تو لی توں سے نہ پکاریں۔ میں نے سوچا کہ خدا جانے ان کی بے تکلفی کی حدود کہاں تک وسیع ہیں۔ میں کون ہوں کہنے والا۔ خیر کہنے والا نہ سہی سوچنے والا تو ضرور ہوں۔

نسیم سیفی

بقیہ: 6 فوائد

فطری جذبات ہیں جن کا صحیح استعمال ایک اعلیٰ خلق ہے اور یہ سب جذبات فطرتِ انسانی کے اندر خالق فطرت کی طرف سے اپنے ظل ہونے کی حیثیت سے ودیعت کئے گئے ہیں اور جہاں تک انسان کا تعلق ہے یہ سب جذبات اپنی ذات میں نہ اچھے ہیں اور نہ بُرے بلکہ محض سادہ فطری جذبات ہیں اور صرف ان کا صحیح یا غلط استعمال ان کو اچھا یا بُرا خلق بناتا ہے اور اس صحیح اور غلط استعمال کا معیار یہ ہے کہ انسان کے ان فطری جذبات کا اظہار خدائی صفات کے رنگ میں ہو جس کے علم کا ذریعہ خدا کا فعل یعنی نیچر اور خدا کا قول یعنی شریعت ہے۔ اور اس کے سوا علم الاخلاق کی پیچیدہ گتھیوں کا اور کوئی حل نہیں۔ اور یہ ایک عظیم الشان فائدہ ہے جو ایمان باللہ سے دنیا کو حاصل ہو سکتا ہے۔

اسی طرح اور بھی بہت سے فوائد ہیں لیکن اس جگہ صرف ان فوائد کے بیان پر ہی میں اس بحث کو ختم کرتا ہوں۔ مگر میں یہ بات پھر بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہاں صرف ان فوائد کی بحث تھی جو عمومی طور پر ایمان باللہ کے عقیدہ سے دنیا کو حاصل ہو سکتے ہیں اور ان عظیم الشان مخصوص فوائد کا ذکر نہیں جو ایک مومن باللہ قرب الٰہی میں ترقی کر کے روحانی یا اخلاقی یا علمی یا مادی طور پر حاصل کر سکتا ہے اور جو خدا کی مقرب جماعتوں کو حاصل ہوا کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ کتب

انڈیکس تصانیف حضرت اقدس بانی سلسلہ

ہمارے قابل احترام بزرگ مرزا عبدالحق کا نام سنتے ہی ایک ایسا قابل رشک وجود ذہن میں آتا ہے جس نے سیدنا محمود کے اوائل زمانہ امامت سے انتہائی خلوص عقیدت اور انتہائی محنت سے مسلسل مفید خدمات بجالانے کی سعادت حاصل کی اور جن کی خدمات کا سلسلہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب بھی جاری ہے اللہ تعالےٰ ان کی صحت و عمر میں برکت ارزاں فرمائے۔ آمین۔

"انڈیکس تصانیف حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ" آپ کی مسلسل ان تھک محنت کی ایک اور شاندار مثال ہے اس گراں قدر کتاب میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی روح پرور ایمان آفریں تصانیف میں سے براہین احمدیہ سے خطبہ ..... تک کی تصانیف کا انڈیکس ہے۔ احمدیہ علم کلام کے ہر طالب علم اور اس سلسلہ میں تحقیق کرنے والوں اور ان روحانی خزائن سے عقیدت رکھنے والوں کے لئے ۴۰۴ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ایک نعمت غیر مترقبہ ہے جس میں تین سو سے زیادہ عنوانوں کے تحت ہزاروں حوالے درج ہیں۔ ایسے اہم علمی کارنامے بالعموم ایسے علمی ادارے اور یونیورسٹیاں انجام دیا کرتی ہیں جنکے وسائل و ذرائع غیر محدود ہوتے ہیں۔ جناب مرزا صاحب کا تنِ تنہا یہ جوئے شیر لانا غیر معمولی محنت عقیدت اور محبت کا شاہکار ہے۔ کتاب کی قیمت ۶۰ روپے ہے۔ (ع-ب)

بقیہ :- اداریہ

آپ خود نیک بنیں اوروں کو نیک بنائیں اور پھر یہ سب نیک مل جل کر زندگی گزاریں۔

حضور اقدس کے ارشادات گھروں میں پڑھے جائیں، بیوی بچوں کو سنائے جائیں اور سمجھائے جائیں۔ اور ان پر عمل کرنے کی تلقین کی جائے۔ خدا کرے کہ ہم ان تمام ارشادات کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو اپنے ماحول میں اپنے احمدی بھائی بہنوں کی زندگیوں کو بہتر بنا سکیں اور آہستہ آہستہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے معاشرے کو بہتری کی طرف لا سکیں۔ مذہب کی ایک بہت بڑی غرض یہ بھی ہے کہ دنیا کے معاشرے کو بہتر بنایا جائے

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ امتحان کے نتائج

سالانہ امتحانات اطفال الاحمدیہ منعقدہ ماہ جون ۱۹۸۸ء کا نتیجہ حسب ذیل ہے۔

— ستارہ اطفال —

اول عزیزم طیب احمد ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
دوم " مشتاق احمد " "
سوم " مسعود احمد کہوٹہ ضلع راولپنڈی

— ہلالِ اطفال —

اول عزیزم طاہر قیصر ناصر ہوسٹل ربوہ
دوم " قدوس احمد چھنیاں ربوہ
سوم " عطاء الوحید دارالبرکات ربوہ

— قمر اطفال —

اول عزیزم عطاء القدوس چک نمبر ۱۴۸ الف ضلع بہاولپور
دوم " مختار احمد کاشف دارالبرکات ربوہ
سوم " عبدالعلیم سمن آباد لاہور

— بدر اطفال —

اول عزیزم عبدالغفار چک سکندر ضلع گجرات
دوم " مبشر عمران دارالرحمت وسطی ربوہ
سوم " سید وقاص احمد دارالرحمت غربی ربوہ

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل خود بھی پڑھیں اور دوستوں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں!

اطلاعات واعلانات

اعلانِ نکاح

خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ النصیر کا نکاح عزیزم سعید احمد ابن چوہدری نذیر احمد صاحب کے ساتھ بیس ہزار روپیہ حق مہر پر بیت المبارک میں ۵ نومبر ۱۹۸۸ء بروز ہفتہ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بعد نماز ظہر پڑھایا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی احباب جماعت سے بھی اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عذرا نعیمہ - ربوہ)

درخواستِ دعا

اللہ تعالیٰ نے میری بہو شاہدہ ضیاء صاحبہ زوجہ چوہدری ضیاء محمد صاحب کو بیٹا عطا فرمایا تھا جو پیدائش سے ایک دن بعد وفات پا گیا۔ ابھی یہ زخم تازہ ہی تھا کہ بچے کی ماں بھی چند روز بعد ۲ ستمبر ۱۹۸۸ء کو وفات پاگئیں مرحومہ نے پیچھے چھوٹے چھوٹے تین بچے جویریہ، علی اور عمر چھوڑے ہیں۔ میں جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو مغفرت کے ساتھ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور بچوں کا حامی و ناصر رہے اور ہم سوگواروں کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(منجانب چوہدری نور محمد ولد چوہدری فقیر محمد صاحب راولپنڈی)

خاکسار کی والدہ محترمہ بیمار ہیں احباب سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شفاقت حیات نیر - دارالعلوم جنوبی ربوہ)

گذارش ہے کہ خاکسار کا نواسہ نقیب احمد بیمار ہے گلے اور ناک کا اپریشن ہوا ہے۔ براہ کرم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ عطاء فرمائے "آمین"

(عبدالقدیر کارکن دارالقضاء ربوہ)

خاکسار کا بیٹا ڈاکٹر انیس احمد شہزاد ایف آر سی ایس کے لئے انگلینڈ گیا ہوا ہے جملہ احباب و بزرگانِ جماعت سے اس کی کامیابی کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔

(ڈاکٹر عبدالغفور زاہد سرگودہا)

میرا چھوٹا بیٹا محمود احمد ساجد پنجاب میڈیکل کالج میں ایم بی بی ایس کا فسٹ پروفیشنل کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور بچے کو دین کا خادم بنائے تیز بڑے بیٹے "فرید احمد احسن" کے میڈیکل کے فائنل ایئر کے امتحان بھی قریب ہیں اسکی کامیابی کے لئے بھی دعا کریں۔

(ملک محمد اعظم - دارالعلوم غربی ربوہ)

دُعائے مغفرت

خاکسار کے نسبتی بھائی مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ موسے والا ضلع سیالکوٹ ۱۶ دسمبر ۱۹۸۸ء بروز جمعہ چھ بجے شام ہارٹ فیل ہونے کے باعث ۷۰ سال کی عمر میں وفات پاگئے ان کی نماز جنازہ محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے ۱۷ دسمبر ۱۹۸۸ء بعد نماز عصر بیت المہدی گولبازار میں پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر محترم سید احمد علی شاہ صاحب نے ہی دعا کروائی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ موصوف کو اپنے فضل کرم سے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے ان کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے آمین۔

(سید محمد رفیق شاہ نقشہ نویس سادات منزل دارالرحمت غربی ربوہ)

مکرم خواجہ عبدالغنی صاحب ایڈووکیٹ جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ایک نہایت مخلص دوست اور جماعت کی خدمت کرنے والے تھے عرصہ دو سال کی طویل علالت کے بعد مورخہ ۱۴ دسمبر کی رات دس بجے رضائے الٰہی سے وفات پاگئے ہیں۔

مرحوم کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ۱۶ دسمبر کو فجر کی نماز کے بعد نمازِ جنازہ پڑھائی اسکے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نہایت دیندار پابند صوم وصلوٰۃ اور فرشتہ سیرت انسان تھے تمام احبابِ جماعت کی خدمت میں ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور اُنکے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(محمد کریم قریشی سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

خاکسار کے والد محترم حکیم عبدالعزیز صاحب صدر جماعت احمدیہ چک چٹھہ بتاریخ ۸ دسمبر ۱۹۸۸ء بروز جمعرات ۸۴ سال کی عمر میں وفات پا کر اپنے مولا حقیقی سے جاملے۔ اگلے روز ۹ دسمبر کو نمازِ عصر کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے

(قاضی نذیر محمد - چک چٹھہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کرنا

جماعت کے ہر فرد کا فرض ھے

اخبار کی خریداری تمہارے ایمانوں اور تمہاری نسلوں کے ایمانوں کی حفاظت کا ذریعہ ھے

مظہر قدرت ثانیہ حضرت فضلِ عمر فرماتے ہیں:۔

قومی زندگی کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ عضو اپنے جسم سے ملا رہے جو چیز اپنی ذات میں اکیلی ہو وہ علیحدہ رہ سکتی ہے مثلاً ایک درخت جو اپنی جگہ پر قائم ہے اسے کسی دوسرے درخت سے ملنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور اگر وہ اکیلا کسی جنگل میں لگا دیا جائے تو وہ اپنی زندگی قائم رکھ سکتا ہے۔ لیکن اسی درخت کی اگر ایک شاخ کاٹ لی جائے تو وہ علیحدہ نہیں رہ سکتی کیونکہ وہ کل کا جزو ہے اور جزو کل سے علیحدہ نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ایسا قانون ہے کہ جس کے خلاف اعلیٰ مخلوق میں ہمیں کوئی مثال نظر نہیں آتی۔ ادنیٰ مخلوق میں بعض مثالیں نظر آتی ہیں ..... اعلیٰ قسم کی مخلوق میں سے کسی کا عضو اصل سے جدا ہو کر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح جب کوئی افراد ایسے ہوں جو اپنے آپ کو جماعت کہتے ہوں اور ان کا ایک مقصد اور مدعا ہو تو ان کی نسبت بھی جماعت کے ساتھ وہی ہوا کرتی ہے جو شاخ کی درخت کے ساتھ یا انسان کے ہاتھ اور پاؤں کی اس کے بدن کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ اور یہ نسبت اِس وقت تک چلتی چلی جاتی ہے جب تک وہ جماعت کا حصہ رہتے ہیں۔

پس جماعتی معاملات میں افراد کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتے بلکہ کبھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ جب تک ان کا جڑھ سے تعلق نہ ہو اور اس زمانہ میں یہ تعلق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ اخبارات ہیں۔ انسان کسی جگہ بھی بیٹھا ہوا ہو اگر اسے سلسلہ کے اخبارات پہنچتے رہیں تو وہ ایسا ہی ہوتا ہے جیسے پاس بیٹھا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے میں اب بول رہا ہوں تو گو عورتوں کا جلسہ گاہ بہت دور ہے۔ مگر لاؤڈ سپیکر کی وجہ سے وہ بھی میری تقریر سن رہی ہیں۔ اگر لاؤڈ سپیکر نہ ہوتا تو انہیں کچھ علم نہ ہوتا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ پس لاؤڈ سپیکر نے عورتوں کو میری تقریر کے قریب کر دیا۔ اسی طرح اخبارات دور رہنے والوں کو قوم سے وابستہ رکھتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ الحکم اور بدر ہمارے دو بازو ہیں (الحکم اور بدر حضور کے زمانہ میں شائع ہونے والے دو اخبار تھے۔ ناقل) ..... ہر شخص الحکم اور بدر میں شائع شدہ ڈائری پڑھتا تھا۔ اور یوں محسوس کرتا کہ گویا وہ قادیان میں بیٹھا ہے اور اسے حضور کی صحبت حاصل ہے لیکن اب جوں جوں جماعت بڑھ رہی ہے اخبارات کی طرف توجہ بہت کم ہو رہی ہے اور یہ ایک خطرناک مرض ہے جس کا علاج بہت جلد ہونا چاہیئے۔ اس وقت ہماری جماعت میں جو دوست اَن پڑھ ہیں ..... وہ کہتے ہیں کہ ہم ان پڑھ ہیں۔ ہم اخبار منگوا کر کیا کریں اور جو پڑھے ہوئے ہیں ان میں سے بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمیں اس بات کی توفیق ہی نہیں کہ ہم الفضل منگوائیں اور اس طرح پڑھے ہوؤں میں سے بھی ایک حصہ محروم رہ جاتا ہے۔ پھر ایک طبقہ ایسے لوگوں کا بھی ہے جو اپنے آپ کو ارسطو اور افلاطون کا بھائی سمجھتے ہیں۔ انہیں توفیق بھی ہوتی ہے اور اخبار کی خریداری کی استطاعت بھی رکھتے ہیں۔ مگر جب کہا جاتا ہے کہ الفضل کیوں نہیں خریدتے تو کہہ دیتے ہیں کہ اس میں کوئی ایسے مضامین نہیں ہوتے جو پڑھنے کے قابل ہوں۔ ان کے نزدیک دوسرے اخبارات میں ایسے مضامین ہوتے ہیں جو پڑھے جانے کے قابل ہوں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتیں کہ وہ انہیں سنیں۔ اور ان کے پڑھنے کے لئے اخبار خریدیں۔ ایسے لوگ یقیناً وہمی ہوتے ہیں۔ اور ان میں قوتِ موازنہ نہیں پائی جاتی۔ میرے سامنے جب کوئی کہتا ہے کہ الفضل میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی جس کی وجہ سے اسے خریدا جائے تو میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ مجھے تو اس میں کئی باتیں نظر آجاتی ہیں۔ آپ کا علم چونکہ مجھ سے زیادہ وسیع ہے اس لئے ممکن ہے آپ کو اس میں کوئی بات نظر نہ آتی ہو۔

اصل بات یہ ہے کہ جب کسی کے دل کی کھڑکی بند ہو جائے تو اس میں کوئی نور کی شعاع داخل نہیں ہو سکتی۔ پس اصل وجہ یہ نہیں ہوتی کہ اخبار میں کچھ نہیں ہوتا بلکہ اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کے اپنے دل کا سوراخ بند ہوتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اخبار میں کچھ نہیں ہوتا۔ اس سستی اور غفلت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اخباری زندگی اتنی مضبوط نہیں ہوتی جتنی کہ ہونی چاہیئے۔ حالانکہ یہ زمانہ اشاعت کا زمانہ ہے اور اس زمانہ میں اشاعت کے مراکز کو زیادہ سے زیادہ مضبوط ہونا چاہیئے۔

..... پس جماعت کے دوستوں کو میں توجہ دلاتا ہوں اور گو پہلے بھی کئی دفعہ توجہ دلا چکا ہوں مگر معلوم ہوتا ہے دوست میرے الفاظ کو رسمی سمجھتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ میں اخبار کی امداد کا اعلان کر رہا ہوں حالانکہ میں اخبار کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ آپ لوگوں کے ایمانوں اور آپ کی نسلوں کے ایمانوں اور آپ کے ہمسایوں کے ایمانوں کے فائدے کیلئے کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگ اخبارات خریدیں۔

..... پس میں دوستوں کو اس طرف خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں۔ انہیں اس غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے کہ میں الفضل کی تائید کے لئے کہہ رہا ہوں بلکہ میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ تا آپ لوگوں کے ایمان مضبوط ہوں۔ مخالف جب بھی حملہ کرتا ہے اس لئے کرتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے میں بعض لوگوں کو ورغلا لونگا کیونکہ وہ سلسلہ کی تعلیم سے پوری طرح واقف نہیں۔ لیکن اگر جماعت پوری طرح سلسلہ سے وابستہ ہو اور جماعت کے عقائد اور تعلیمات سے اسے واقفیت ہو تو وہ حملہ کی جرأت نہیں کر سکتا۔ پس سلسلہ سے وابستگی کے لئے بھی اخبارات کی خریداری ضروری ہے۔ تا ایسا نہ ہو کہ کوئی بھیڑیا حملہ کر کے کسی بھیڑ کو لے جائے۔

میں امید کرتا ہوں کہ جماعتوں کے سیکرٹری اپنی اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اولین کوشش یہ کریں گے کہ اخبار کے خریداروں میں اضافہ ہو تا کہ الفضل بغیر کسی تکلیف کے چل سکے لیکن اس کے ساتھ ہی اخبار والوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ پیشگی قیمت لئے بغیر کسی کے نام اخبار جاری نہ کیا کریں۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء)

بین الاقوامی علاج کا رواج ترقی کر رہا ھے

کیوریٹیو تشخیص فارم

CURATIVE DIAGNOSTIC FORM

مرتبہ: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

مریض کی تکالیف کا سر سے پاؤں تک نقشہ پیش کرتا ہے۔ جسے اُردو یا انگریزی میں پُر کیا جا سکتا ہے اور جسے پڑھ کر ڈاکٹر گویا دور بیٹھے مریض کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ تین روپے کے ٹکٹ (بیرونِ پاکستان سے ایک ڈالر کی رقم) بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب فرمائیں۔ ڈاکٹر صاحبان کیلئے نمونہ فری

۲۰۰/- فی سینکڑہ

کیوریٹیو میڈیسن کمپنی ربوہ فون: ۷۷۱/۶۰۶

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد مرض اٹھراء کی شکار دکھی عورتوں کیلئے

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک جان محمد۔ معصوم شاہ روڈ

ملتان

ہر ماہ کی ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸ تاریخ کو حکیم انوار احمد جان مطب فرماتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا علم دماغی ترقی کا موجب ہوتا ہے

مختلف علوم سے خواہ وہ دینی ہوں یا دنیاوی واقفیت ہونی چاہیئے

حضرت فضلِ عمر کا عورتوں کے ایک جلسہ سے خطاب

"علم کی ترقی کیلئے یہ ضروری ہے کہ مختلف علوم کے متعلق ایسے لوگوں کے لیکچر ہوتے رہیں جو اُن کے ماہر ہوں۔ خواہ یہ علوم دینی ہوں یا دنیاوی۔ کیونکہ ہر قسم کا علم انسان کی دماغی ترقی کا موجب ہوتا ہے۔ بعض دفعہ انسان مذہبی طور پر ایک رُتبہ حاصل کر لیتا ہے مگر دنیاوی علوم نہ جاننے کے باعث ذلیل ہوتا ہے

(حضرت بانیٔ سلسلہ) کسی شخص کا جو بزرگ مشہور تھا واقعہ بیان کرتے تھے ..... بادشاہ کے درباریوں میں سے اس کا کوئی معتقد تھا وہ ہمیشہ بادشاہ کو تحریک کرتا تھا کہ اس بزرگ کے پاس چلو مگر بادشاہ ہمیشہ اس کو ٹلا دیتا تھا بار بار کہنے پر بادشاہ کو خیال آیا کہ چل کر دیکھیں تو سہی بزرگ کہلاتا ہے اسمیں کیا کمال اور بزرگی ہے۔ چنانچہ بادشاہ وہاں پہنچا۔ اس کو خیال ہُوا کہ بادشاہ پر کچھ اثر ڈالنا چاہیئے اور اس کیلئے اس نے مناسب سمجھا کہ کچھ نصیحت کروں اور اس پر علم کا اظہار کروں۔ تاکہ اس کی عقیدت میں ترقی ہو۔ اس خیال پر کہا کہ بادشاہوں کو لازم ہے کہ اپنی رعایا کے ساتھ انصاف کریں۔ اور ان پر ظلم نہ کریں۔ (اس نے کہا) مسلمان بادشاہوں میں سے ایک سکندر بادشاہ تھا جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہزار سال پہلے گزرا تھا۔ بادشاہ نے جب یہ بات سُنی تو اس کا چہرہ متغیر ہوا اور اس کو معلوم ہوا کہ یہ شخص محض جاہل ہے۔ اور اٹھ کر چلا آیا۔ اُس شخص کو نفس کی خواہش نے ہلاک کیا اور ضروری علم نہ جاننے کی وجہ سے وہ ذلیل ہوا۔

اگرچہ یہ کوئی ضروری بات نہیں کہ کوئی بزرگ ہو تو اسے یہ بھی معلوم ہو کہ سکندر کون تھا مگر اس شخص نے محض اپنے نفس کی بڑائی کے لیے اور یہ بتانے کیلئے کہ وہ تاریخ سے بھی واقف ہے ایک ایسی بات کہی جو اسکی ذلت کا باعث بن گئی اسلیئے کہ وہ غلط تھی پس ایسے علوم سے کم از کم انسان کو واقفیت ہونی چاہیئے اس لئے ..... مختلف اوقات میں علمی امور پر تقریریں ہوتی رہیں تاکہ سب ممبر واقف ہو جائیں۔ اور یہ علوم خواہ دینی ہوں یا دنیوی (سیکھنے چاہئیں)"

(الازھار لذوات الخمار صٖ ۶۹)

خبریں

★ سپریم کورٹ نے حکومت بلوچستان کو صوبائی منضبط فنڈز سے صوبائی اخراجات کرنے کی اجازت دی دے ہے۔ اس ضمن میں صدر پاکستان کی جانب سے آج عدالتِ عظمیٰ میں آئین کی دفعہ ۱۸۶ کے تحت ریفرنس دائر کیا گیا تھا۔

★ سری لنکا کے وزیراعظم رانا سنگھے پریماداسا جو برسرِاقتدار پارٹی یونائیٹڈ نیشنل پارٹی کے سربراہ بھی ہیں سری لنکا کے آئندہ صدر منتخب ہو گئے۔ ان کو ۲۵ لاکھ ۶۰ ہزار ووٹ ملے جبکہ ان کی مدمقابل سابق وزیراعظم مسز بندرا نائیکے کو ۲۲ لاکھ ۸۰ ہزار ووٹ ملے۔ سری لنکا میں عام انتخابات اب ۱۵ فروری ۱۹۸۹ء کو ہونگے۔ سارے ملک میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

★ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے اپنی شادی کی پہلی سالگرہ گزشتہ روز مری میں منائی۔ ان کی شادی آصف زرداری کے ساتھ گزشتہ سال ۱۸ دسمبر ۱۹۸۷ء کو ہوئی تھی۔

★ پنجاب کے وزیراعلیٰ میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ نئے انتخابات اب زیادہ دور نہیں۔

★ افغان مجاہدین نے روس کی جانب سے ۱۰ کروڑ ڈالر تاوان ادا کرنے کی پیشکش مسترد کر دی ہے۔ افغان مجاہدین کا کہنا ہے کہ افغان عوام کا جو نقصان ہوا ہے وہ اس ہرجانے سے کہیں زیادہ ہے۔

★ سابقہ دَور کے قرضوں اور دیگر مراعات کا ریکارڈ وفاقی حکومت نے اپنے قبضے میں لے کر اس پر فوری کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا ہے معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ دَور کے وزراء اور سرکردہ لوگوں کو عنقریب نوٹس جاری کئے جا رہے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سب سے پہلے حکومت پنجاب کے اہلکاروں کے خلاف تحقیقات کی جائینگی

"آپ کا شہید کہاں ہے؟"

لاہور ۱۹ دسمبر۔ پنجاب اسمبلی میں آج اس وقت نہایت دلچسپ صورت حال پیدا ہو گئی جب ملک امان اللہ کی تقریر کے دوران حزب اقتدار کی طرف سے سابق صدر جنرل ضیاء الحق کو شہید قرار دینے پر زور دیا گیا۔ اس موقع پر حزب اختلاف کے ملک امان اللہ نے موقف اختیار کیا کہ جنرل ضیاء الحق ہرگز شہید کہلانے کے مستحق نہیں انہوں نے کہا کہ سابق وزیراعظم نے جمہوریت کی خاطر جان دی تھی اس لئے وہ بلاشبہ شہید تھے۔ انہوں نے کہا کہ بھٹو شہید کا جسم سالم تھا اور انہیں باقاعدہ غسل دیا گیا۔ انہوں نے حزب اقتدار کے اراکین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ بتائیں کہ آپ کے شہید کہاں ہیں۔ ملک امان اللہ نے کہا کہ سنا ہے فرعون بھی بدھ کے روز ہی اپنے جرنیلوں کے ہمراہ ہلاک ہوا تھا۔

(روزنامہ مساوات ۲۰ دسمبر ۸۸ء صفحہ آخر)

ماہنامہ انصار اللہ کی شرح چندہ میں اضافہ

گزشتہ چھ سال سے ماہنامہ انصاراللہ کی شرح چندہ بیس۲۰ روپے سالانہ مقرر ہے ملک میں شدید مہنگائی کی وجہ سے گزشتہ دو تین سال سے ماہنامہ کی شرح چندہ میں اضافہ کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی سلسلہ کے بعض جرائد کے چندہ میں اضافہ ہو بھی گیا مگر مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے کوشش کی کہ اسی چندہ میں خریداران کو ماہنامہ مہیا کیا جاتا رہے کہ خریداری میں اضافہ اور بعض مخیر دوستوں کے تعاون سے مجلس اُسی شرح میں باقاعدگی سے ماہنامہ مہیا کرتی رہی

لیکن امسال کاغذ کی غیر معمولی مہنگائی کی وجہ سے ماہنامہ کی شرح چندہ میں اضافہ ناگزیر ہو گیا ہے لہذا مجلس مرکزیہ نے یکم جنوری ۱۹۸۹ء سے ماہنامہ کی سالانہ شرح چندہ مبلغ تیس ۳۰ روپے مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے دوست مطلع رہیں اور آئندہ نئی شرح کے مطابق ادائیگی فرماویں البتہ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۸ء تک پرانی شرح کے مطابق ہی چندہ ادا کیا جا سکے گا۔

(قائد اشاعت مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

ضرورت خادمہ

گھریلو کام کاج کیلئے ایک خادمہ کی ضرورت ہے۔ معقول معاوضہ کیساتھ رہائش کیلئے کوارٹر بھی دیا جائیگا۔

رابطہ: صاحبزادہ مرزا مجیب احمد دار العلوم غربی ربوہ

نیا سال، نیا دور مبارک ہو

حکیم منور احمد عزیز دواخانہ (رجسٹرڈ) چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ

ایک نئے عزم کیساتھ ربوہ میں سب سے پہلا ادارہ

احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ) ربوہ

فون دفتر: ۵۳۵ گھر: ۴۳۶

راحتِ جان — تبخیر معدہ کی مجرب دوا — قیمت ۱۴/-

شربت صدر — نزلہ و زکام اور کھانسی کیلئے — قیمت ۶/-

تریاق معدہ — خرابی ہاضمہ کا مؤثر علاج — قیمت ۱۴/-

تریاق بواسیر — بواسیر کا شافی علاج — قیمت ۱۵/-

روشن کاجل — آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے — قیمت ۵/-

اکسیر پائیوریا — خون اور پیپ کو روکتا ہے — قیمت ۱۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ — پوسٹ بکس ۶۰ — فون: ۶۳۴